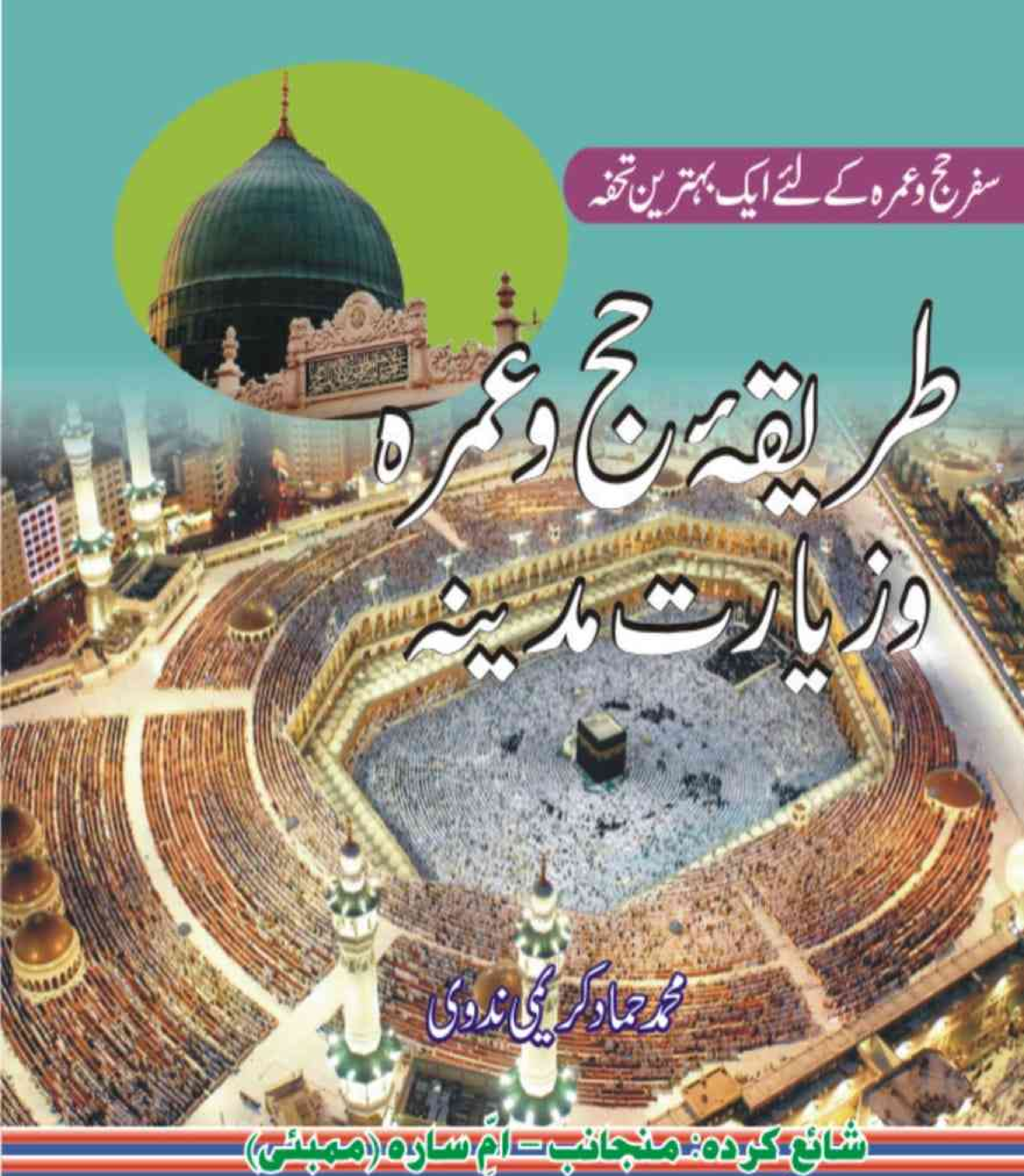

سفر حج وعمرہ کے لئے ایک بہترین تحفہ

طریقۂ حج وعمرہ وزیارت مدینہ

محمد حماد کریمی ندوی

شائع کردہ: منجانب - امِ سارہ (ممبئی)

مجلس ثقافت ونشریات اسلام

جامعہ ربانیہ اشفاقیہ، انکھولی بیلپکونہ، مظفرپور، بہار

سفر حج وعمرہ کے لئے ایک بہترین تحفہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ.

طریقۂ حج وعمرہ وزیارت مدینہ

محمد حماد کریمی ندوی

مکتبۃ الحمد العلمیۃ لکھنؤ
الاسلام اکیڈمی، مرڈیشور

مجلس ثقافت ونشریات اسلام
جامعہ ربانیہ اشفاقیہ، انکھولی بیلپکونہ، مظفر پور، بہار

E-mail: hammadkarimi@gmail.com, Mob: +91-9889943219

بارِ سوّم

۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء

نام کتاب : طریقۂ حج وعمرہ وزیارت مدینہ

نام مرتب : محمد حماد کریمی ندوی

صفحات : ۴۸

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

قیمت :

ملنے کے پتے

(۱) مکتبۃ الشباب العلمیۃ، لکھنؤ، (۲) معہد امام حسن البنا شہید، بھٹکل، (۳) مدرسہ رحمانیہ منکی، ہوناور، کرناٹک، (۴) جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کاروار، کرناٹک، (۵) مدرسہ تنویر الاسلام، مرڈیشور، کرناٹک، (۶) مدرسہ قاسمیہ، بنی آباد، مظفر پور، بہار، الہند، (۷) مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلما لکھنؤ

باہتمام: **مجلس ثقافت ونشریاتِ اسلام**

جامعہ ربانیہ اشفاقیہ، انکھولی بیلپکونہ، مظفر پور، بہار

ابتدائیہ (بار دوّم)

بسم اللّٰہ، والحمد للّٰہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، ومن والاہ، أما بعد.

اللہ کا فضل اور اس کا احسان ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آج سے چار سال قبل ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۱ء کو اسلام کے ایک بنیادی رکن حج بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔

پھر اس کا مزید کرم یہ ہوا کہ اس کا سفر نامہ بھی لکھنے کی توفیق ملی، جو اردو میں ''یاد حرم'' اور عربی میں ''أذکر دوماً- أربعین یوماً'' کے نام سے شائع ہو کر مقبول عام ہوا۔ والد ماجد جناب مولانا شرف عالم صاحب قاسمی کے حکم پر دونوں کتابوں کے اخیر میں حج وعمرہ اور زیارت مدینہ کے مختصر طریقہ کا بھی اضافہ

کیا گیا تھا، جس سے الحمدللہ بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔
ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کو مختصر رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تا کہ دورانِ سفر ساتھ رکھنے میں آسانی ہو۔

میں شکر گزار ہوں والد ماجد کے مسقط میں مقیم ایک قریبی دوست کا جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری لی۔

اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالے کے نفع کو عام اور تام فرمائے۔ آمین

محمد حماد کریمی ندوی

صدر

مجلس ثقافت ونشریات اسلام

۲۴رشوال ۱۴۳۶ھ/۱۰راگست ۲۰۱۵ء

حج وعمرہ کا مختصر طریقہ

احرام کا طریقہ

مستحب ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالیں، ناخن تراش لیں، بغل وغیرہ کی صفائی کرلیں اور خوب اچھی طرح غسل کریں، ورنہ وضو کرلیں۔

اب مرد ایک سفید چادر باندھیں دوسری اوڑھیں، اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں، پھر سر ڈھک کر خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نفل ادا کریں۔

اصل احرام اس وقت شروع ہوگا جب احرام کی دو رکعتیں پڑھ کے حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھیں

گے، اور اسی وقت سے احرام کی پابندیاں لگیں گی۔

احرام والی نماز میں اوڑھنے والی چادر سر سے اوڑھے رکھیں اور جیسے ہی سلام پھیریں تو چادر کو سر سے اتار لیں۔

ہوائی جہاز سے جانے کی صورت میں ہوائی جہاز میں احرام کی نیت کرنا زیادہ مناسب ہے، لہٰذا نیت وتلبیہ کے سوا باقی کام گھر یا ائیرپورٹ پر کریں اور جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اس وقت اس طرح نیت کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ.

ترجمہ: (اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اس کو مجھ سے قبول فرما۔)

اور اگر حج افراد کی نیت کرنی ہے، تو ''العمرة'' کے بجائے ''الحج'' کا لفظ استعمال کیجیے، اور اگر قران کی نیت کرنا ہے تو ''العمرة والحج'' دونوں کے الفاظ استعمال کیجیے

اوراس کے بعد ہی بلند آواز سے اس طرح تلبیہ کہیے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ.

ترجمہ: (میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں تیرے لیے اور ساری نعمتیں تیری دی ہوئی ہیں، اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔)

اس کے بعد پست آواز سے درود شریف اور یہ دعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

ترجمہ: (اے اللہ! میں تجھ سے تیری خوشنودی اور جنت مانگتا ہوں، اور پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضی اور جہنم کی آگ سے۔)

احرام میں داخل ہونے کے بعد جب تک عمرہ یا حج سے فراغت نہ ہو جائے اس وقت تک سلا کپڑا نہیں پہن سکتے، سر اور چہرہ نہیں ڈھک سکتے، ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جس سے پاؤں کے پشت کی ابھری ہوئی ہڈی ڈھک جائے، حجامت نہیں بنوا سکتے، بلکہ جسم کے کسی حصہ کا ایک بال بھی نہیں توڑ سکتے، ناخن نہیں تراش سکتے، کسی قسم کی خوشبو نہیں لگا سکتے، بیوی سے ہم بستر نہیں ہو سکتے، اور کوئی ایسی بات بھی نہیں کر سکتے جو اس کی خواہش کو ابھارنے والی ہے، اور جس سے نفس کو لذت ملتی ہو، کسی جانور کا شکار نہیں کر سکتے، بلکہ اپنے جسم یا کپڑے پر چلتی ہوئی جوں بھی نہیں مار سکتے۔

اس دوران اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، صبح وشام اور نمازوں کے بعد، نیز لوگوں کی ملاقات کے وقت کثرت سے بآواز بلند تلبیہ پڑھیں۔

یہ ذہن میں رہے کہ احرام ہی کے ذریعہ حج وعمرہ کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے،اور اس بات کا خیال رکھیں کہ میقات میں داخل ہونے سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، ورنہ دم واجب ہوتا ہے۔

مکہ میں داخلہ کے آداب

احرام باندھنے کے بعد جب حدودِ حرم پر پہنچیں تو ادب واحترام اور شوق ومحبت کی ملی جلی ایک کیفیت دل میں ہونی چاہئے،اور زبان سے یہ کہنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اَمْنُكَ وَحَرَمُكَ، اَلَّذِیْ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا، فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبِشْرِیْ عَلَی النَّارِ، اَللّٰھُمَّ آمِنِّیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

ترجمہ: (اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا اس کو امن ملا، تو میرے گوشت

پوشت اور سارے جسم پر دوزخ کی آگ حرام کردے، اور قیامت کے عذاب سے مجھے امن نصیب فرما۔)

پھر جب مکہ مکرمہ کی عمارتیں نظر آنے لگیں، تو حاجی کو اس مقدس جگہ اپنے احرام کو مستحضر کرنا چاہیئے اور تواضع کے ساتھ لبیک پڑھنا چاہیئے، اور آسانی کے ساتھ جو دعا کر سکے کرنا چاہیئے، اور یاد رہے تو کہنا چاہیئے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِهَا قَرَاراً، وَارْزُقْنِیْ فِیْهَا رِزْقاً حَلَالًا.

ترجمہ: (اے اللہ! تو مجھے اس میں سکون کے ساتھ ٹھہرنا نصیب فرما، اور مجھے اس میں حلال روزی عطا فرما۔)

زیارتِ کعبہ کے شرعی آداب

مکہ پہنچنے کے بعد جہاں تک ہو سکے جلد سے جلد بیت اللہ شریف کی زیارت اور عمرہ کا طواف کرنے کے لئے مسجد حرام

جائیں، (اگر وضو نہ ہوتو وضو کرلیں، کیونکہ طواف کے لئے وضو ضروری ہے) اگر اللہ کے کسی ایسے بندہ کا ساتھ نصیب ہو جو حج وعمرہ کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہوتو یہ زیادہ بہتر ہے۔

جب مسجد حرام میں داخل ہونے لگیں تو پورے ادب کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کے پہلے داہنا پاؤں دروازے کے اندر رکھیں اور درود شریف کے ساتھ وہی دعا پڑھیں جو ہر مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہے:

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ.

ترجمہ: (اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔)

پھر اعتکاف کی نیت کریں، اور بغیر کسی کو تکلیف دیئے آگے بڑھیں۔

اندر پہنچ کر بیت اللہ شریف پر جب نظر پڑے تو راستہ

سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور تین مرتبہ اللّٰہ أکبر اور تین مرتبہ لا الٰہ الّا اللّٰہ کہہ کر درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَشْرِیْفاً وَتَعْظِیْماً وَتَکْرِیْماً وَمَھَابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَفِهٖ وَکَرَمِهٖ مِمَّنْ حَجَّهٗ أَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفاً وَتَکْرِیْماً وَبِرّاً، اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: (اے اللہ! اپنے اس پاک اور مبارک گھر کو اور زیادہ عظمت اور برکت دے، اور حج وعمرہ کے لئے آنے والے تیرے بندوں میں سے جو تیرے اس گھر کی پوری پوری تعظیم کریں تو ان کے درجے بلند کر اور یہاں کی خاص برکتیں اور رحمتیں ان کو نصیب فرما، اے کعبہ کے رب! دنیا وآخرت کی سب تکلیفوں اور بری حالتوں سے مجھے اپنی پناہ میں رکھ۔)

اس کے علاوہ اور بھی جو چاہیں دعائیں مانگیں، یہ دعا کی مقبولیت کے خاص موقعوں میں سے ہے۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس موقع پر اور پورے حج وعمرہ میں کسی موقع پر عربی میں دعا مانگنا بہتر ہے ضروری نہیں، جو لوگ عربی نہ جانتے ہوں ان کے لئے آسان یہ ہے کہ بعض چھوٹی چھوٹی دعائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، وہ معنی ومطلب کے ساتھ یاد کرلیں اور ان ہی کو پڑھا کریں، ان کے علاوہ جو دعا مانگنی ہو اپنی زبان میں مانگیں۔

جب مسجدِ حرام سے باہر نکلنا ہو تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور درود کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

ترجمہ: (اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل وکرم کے دروازے کھول دے۔)

طواف کا طریقہ

مسجد حرام میں داخل ہونے اور کعبہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد سب سے پہلا جو کام کرنا ہے وہ طواف ہے، احرام باندھنے کے بعد سے اب تک تلبیہ کی کثرت کا حکم تھا، طواف شروع کرنے کے بعد تلبیہ کا وہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ جب طواف کرنے کا ارادہ ہو تو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ اپنا داہنا مونڈھا حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو، اور پورا حجر اسود آپ کے داہنی جانب ہو، یہاں کھڑے ہو کر اس طرح طواف کی نیت کریں:

”اے اللہ! میں تیرے حکم کے مطابق تیرے اس پاک گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں، تو صحیح طریقہ سے اس کو ادا

کرادے، اور قبول کرلے"۔

اس کے بعد حجر اسود کے بالکل سیدھ میں آجائیں اور نماز کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کے یہ کہیں "بسم اللّٰہ، اللّٰہ أکبر" پھر اگر موقع ہوتو آگے بڑھ کر ادب سے حجر اسود کو چومیں، اور اگر طواف کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے حجر اسود کو چومنے کا موقع نہ ہوتو صرف اتنا کریں کہ اپنا داہنا ہاتھ اس کو لگا کر ہاتھ چوم لیں، اور اگر یہ بھی مشکل ہوتو اتنا ہی کافی ہے کہ حجر اسود کے مقابلہ میں جہاں کھڑے ہوں وہیں سے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی جانب کرکے اپنی ہتھیلیوں ہی کو چوم لیں، اس کو استلام کہتے ہیں۔ مذکورہ صورتوں میں سے جو صورت بھی ہو سکے کرکے طواف شروع کریں۔

ایک طواف میں خانۂ کعبہ کے سات چکر لگائے جاتے ہیں، اور طواف کرنے والا حجر اسود کے سامنے سے چل کر جب

پھر حجر اسود کے سامنے پہنچتا ہے تو ایک چکر پورا ہوتا ہے، اس طرح سات چکر جب پورے ہو جائیں تو ایک طواف ہوتا ہے۔

ہر چکر میں جب حجر اسود کے سامنے سے گزرنا ہو تو استلام کریں، جیسا کہ اوپر بتایا گیا۔

طواف کے سلسلہ میں ایک بات یہ بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جس طواف کے بعد سعی ہو اس طواف میں "رمل" کیا جاتا ہے، "رمل" کہتے ہیں طواف کے پہلے تین چکروں میں سینہ تان کے اور شانے ہلاتے ہوئے ذرا تیز چلا جائے، اور قدم قریب قریب ڈالے جائیں، اور اس وقت احرام کی اوپر والی چادر اس طرح اوڑھی جائے کہ اس کا داہنا حصہ داہنے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا جائے، عربی میں اس کو "اضطباع" کہتے ہیں۔ (یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔)

طواف کے سات چکر پورے ہونے کے بعد جب حجر

اسود کے سامنے پہنچے تو پھر استلام کریں، اس کے بعد طواف مکمل ہو گیا۔

طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز مقام ابرہیم کے پیچھے یا حطیم میں یا مسجد حرام میں جہاں بھی جگہ مل جائے پڑھیں، پہلی رکعت میں "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد" پڑھیں، اور سلام کے بعد خاص اہتمام سے دعائیں مانگیں۔

نماز پڑھنے کے بعد ملتزم پر جا کر دعا کریں، کعبہ کے دروازے سے لے کر حجر اسود تک دیوار کعبہ کا جو حصہ ہے اسی کو ملتزم کہتے ہیں، روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس سے چمٹ کر دعائیں کیا کرتے تھے، دعا کی قبولیت کی یہ خاص جگہ اور خاص موقع ہے۔

یہاں دعا سے فارغ ہو کر خوب سیر ہو کر تین سانس میں

زمزم کا پانی پئیں، شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ کہیں اور دعا مانگیں۔ یہ دعا اس موقع پر مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً حَلالاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

ترجمہ: (اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دو دعائیں طواف میں پڑھنا ثابت ہیں:

١۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

ترجمہ: (اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور دنیا وآخرت کی عافیت مانگتا ہوں۔)

٢۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ:(اے پروردگار! ہم کو دنیامیں بھی اچھی حالت نصیب فرما، اور آخرت میں بھی، اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

دوسری دعا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

اس کے علاوہ یہ دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں:

۱۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ.

ترجمہ:(اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانک لے اور اپنے عذاب سے بچادے۔)

۲۔ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ.

ترجمہ:(اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کے تھامنے والے! بس تیری ہی رحمت سے میں مدد چاہتا ہوں۔)

۳۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا أَنْـتَ سُبْحَـانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

ترجمہ: (اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں ظالموں اور خطا واروں میں ہوں۔)

٤۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ.

ترجمہ: (پروردگار! بخش دے اور رحم فرما، تو سب سے اچھا رحم فرمانے والا ہے۔)

٥۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ.

ترجمہ: (اے اللہ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور رزق کی راہیں ہمارے لئے آسان کردے۔)

اگر طواف میں صرف سبحان اللّٰه، والحمدللّٰه، ولا إلٰه الّا اللّٰه، واللّٰه أكبر یا درود یا صرف یااللّٰه یااللّٰه ہی پڑھتے رہیں جب بھی طواف ہوجائے گا۔

سعی کا طریقہ

سعی بھی طواف کی طرح ایک عبادت ہے، البتہ نفل سعی نہیں ہوتی صرف حج یا عمرہ کے لئے ہوتی ہے، سعی کے بھی سات چکر ہوتے ہیں، سعی کرنے کے لئے صفا پہاڑی کی جگہ پر جانا چاہیئے، اس کے لئے باب الصفا سے نکلنا ہوگا، یہ حجر اسود کے بالکل سامنے رخ پر ہے، جب صفا کے قریب پہنچے تو ایسی جگہ کھڑے ہوکر جہاں سے کعبہ نظر آئے، تین بار بلند آواز سے اللہ اکبر اور تین بار لا الہ الا اللہ کہہ کر یہ پڑھیں:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر یہ دعا مانگیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

پھر پست آواز سے حمد وثنا اور درود کے بعد اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بہتر ہے کہ اس طرح تین مرتبہ کریں۔

اس کے بعد اتر کر مروہ کی طرف دعا اور ذکر کرتے ہوئے سنجیدگی سے چلیں، کچھ دور کے بعد میلین اخضرین یعنی دو سبز ستون یا سبز بتی نظر آئیں گے، وہاں سے تیزی کے ساتھ چلیں، پھر جب دوبارہ سبز بتی نظر آئے تو وہاں پہنچ کر دوڑنا بند کرکے حسب معمول رفتار سے چلیں، اس دوران دعائیں مانگتے رہیں، اس موقع پر یہ دعا پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.

ترجمہ: (اے میرے رب! مغفرت اور رحم فرما، بے شک تو بڑی برتری اور عزت والا ہے۔)

مروہ پہنچ کر قبلہ رو ہو کر دعا کریں، ایک چکر ہوا، پھر صفا پر آئیں تو دوسرا پھیرا، اسی طرح سات پھیرے کیجئے، جب سات پھیرے ہوجائیں تو سعی مکمل ہوگئی۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ چھوٹا حج کہلاتا ہے، اور اس کی بڑی فضیلت ہے، بلکہ رمضان میں عمرہ کے متعلق تو حدیث میں ہے "عمرة في رمضان تعدل حجة" ترجمہ: رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان کے علاوہ اور دنوں میں بھی عمرہ کی بڑی فضیلت ہے۔ ایک حدیث میں ہے "العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما" ترجمہ: ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیانی حصہ کے (گناہوں) کا کفارہ ہے۔ (متفق علیہ)

خود حضور اکرم ﷺ نے بعد از ہجرت چار عمرے فرمائے۔

اسی اہمیت کی وجہ سے علماء نے عمر بھر میں ایک مرتبہ عمرہ سنت مؤکدہ قرار دیا ہے، عمرہ کو حج اصغر بھی کہا جاتا ہے۔

عمرہ چار چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے:

(۱) میقات سے یا اس سے پہلے نیت کر کے احرام باندھنا، نیت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ.

(یا اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔)

نیت کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھے۔

(۲) رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف کرنا۔ (۳) سعی کرنا۔ (۴) سر کے بال منڈوانا یا چھوٹے کروانا۔

جب یہ چاروں کام ہو جائیں تو عمرہ مکمل ہو جاتا ہے۔

حج کا طریقہ

۸/ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں ،اور حج کی نیت کرکے تلبیہ کی کثرت کریں، پھر منی کے لئے روانہ ہو جائیں، ۸/ذی الحجہ کی ظہر سے ۹/ذی الحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں وہاں پڑھنا سنت ہے، آج کل معلم حضرات آسانی کے لئے ۸/ذی الحجہ کو رات ہی میں منیٰ لے جاتے ہیں۔

۹/ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد عرفات کے لئے روانہ ہونا ہے، اب تو معلم حضرات رات ہی میں عرفات لے جاتے ہیں، بہر حال عرفات پہنچ کر زوال سے پہلے جی چاہے تو آرام کرلیں اور کھانے وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہو جائیں، زوال ہوتے ہی وضو کرلیں، غسل کرنا مستحب ہے۔

آج کے دن عرفات میں ظہر کے بالکل شروع وقت

میں مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی جاتی ہے۔

عرفات میں زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک کا وقت نہایت ہی اہم اور بڑا قیمتی ہے، نماز کے بعد کوشش کیجئے کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، شام تک پورا وقت دعا واستغفار میں اور اللہ کے سامنے رونے اور گڑگڑانے میں صرف کیجئے، افضل ہے کہ جبل رحمت کے پاس جاکر دھوپ میں قبلہ رو ہوکر دعا کی جائے، جبل رحمت عرفات میں وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں وقوف فرمایا تھا، اگر وہاں نہ جاسکیں تو خیمہ ہی میں دعا واستغفار کرلیں۔

اس وقت پڑھنے کی بہت سی دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں، یاد ہو تو بہت بہتر، ورنہ کم از کم اس کلمہ کی وہاں خاص طور پر کثرت کی جائے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.
ترجمہ: (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ واحد ہے، یکتا ہے، اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، ہر چیز پر وہ قدرت رکھتا ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفات کے دن میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی خاص پکار یہی کلمہ ہے، اس کے علاوہ بہتر ہے کہ سو بار سورہ اخلاص اور سو بار درود بھی پڑھ لیں۔

آفتاب غروب ہونے تک عرفات میں رہیں، غروب کے بعد بغیر مغرب کی نماز پڑھے مزدلفہ روانہ ہو جائیں، وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء ملا کر عشاء ہی کے وقت میں پڑھیں، یہ رات یہیں مزدلفہ میں گزاری جائے گی، اس رات میں خوب دل سے اللہ کا ذکر کیا جائے، اور دعائیں مانگی جائیں، یہ بڑی بابرکت رات ہے، اس میں بڑی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، فجر کی نماز اول وقت میں پڑھ کر سورج نکلنے تک ذکر ودعا میں مشغول

رہیں، جب سورج نکلنے کا وقت قریب آجائے تو یہاں سے منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں، روانہ ہونے سے قبل اچھا ہے کہ مزدلفہ ہی سے جمرات میں مارنے کے لئے کنکریاں لے لی جائیں۔

یہاں پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کریں کہ جمرۂ عقبہ میں جس کو عوام بڑا شیطان کہتے ہیں، سات کنکریاں ماریں، اس کے بعد قربانی کر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں، اب آپ احرام سے باہر ہوگئے۔

جمرۂ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ لبیک کہنا موقوف ہوجائے گا، اس کے بعد لبیک نہ کہیں، کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، رَغْماً لِلشَّيْطَانِ وَرِضىً لِلرَّحْمٰنِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجّاً مَبْرُوْراً وَذَنْباً مَغْفُوْراً وَسَعْياً مَشْكُوْراً.

یہ یاد نہ رہے تو کوئی بھی ذکر کر لیں۔

دسویں تاریخ کو اگر بآسانی ممکن ہو تو منیٰ سے ایسے وقت چلیں کہ طواف زیارت اور سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں باجماعت نماز ظہر پڑھیں تو بہتر ہے، لیکن آج کل دیر ہو جاتی ہے اس لئے جب موقع ملے اسی وقت طواف زیارت کے لئے مکہ آنا چاہئے، مگر مکہ سے لوٹ کر منیٰ ہی میں رات گزارنی چاہئے۔

اس طواف وسعی کا بھی وہی طریقہ ہے، البتہ اس میں اضطباع ورمل نہ ہوگا اور نہ ہی سعی کے بعد سر منڈوانا یا بال کتروانا ہے۔

دسویں تاریخ کی کنکری مارنے کا وقت صبح صادق تک ہے، البتہ مسنون وقت سورج نکلنے سے زوال تک ہے۔

گیارہویں اور بارہویں کو ظہر کی نماز کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنا ہے، اس کا وقت زوال

سے شروع ہوتا ہے۔

اگر تیرہویں کو رکنا نہ ہو تو بارہویں کو غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جانا چاہئے۔

مکہ لوٹنے پر حج کے اعمال پورے ہوگئے، اب صرف ایک طواف وداع باقی رہ گیا، جو وطن واپسی کے وقت کرنا ہے۔

زیارت مدینہ کے شرعی آداب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی حاضری بڑی سعادت کی بات ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی“ اور فرمایا: ”جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ مغایرت برتی“۔

مدینہ طیبہ کی حاضری کے سلسلہ میں اگر چند باتوں کا

آپ خیال رکھیں تو انشاء اللہ وہاں کی پوری برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔

۱) راستہ ہی سے درود شریف کی کثرت کریں، اور رسول اللہ ﷺ کی یاد دل میں تازہ کریں۔

۲) جب شہر کے قریب پہنچیں اور آبادی نظر آنے لگے تو درود سلام پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں، اور یہ دعا پڑھیں:

"اے اللہ! اپنے جس کرم سے تو نے مجھے یہاں پہنچایا ہے اسی کرم سے مجھے یہاں کے آداب اور حقوق ادا کرنے کی توفیق دے، اور یہاں کی برکتیں اور رحمتیں مجھے نصیب فرما"۔

۳) پھر جب شہر میں داخل ہونے لگیں تو یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ أَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَأَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَارۡزُقۡنِیۡ مِنۡ

زِيَارَةِ رَسُولِكَ مَارَزَقْتَ اَوْلِيَاءَ اَهْلِ طَاعَتِكَ وَأَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَاخَيْرَ مَسْئُوْلٍ.

احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ذوالحلیفہ ہی سے غسل کر کے داخلۂ مدینہ کے لئے تیار ہو جائیں، ورنہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے اگر ہو سکے تو غسل کر لیں، ورنہ شہر میں داخل ہو کر غسل کر لیں، اگر غسل نہ کر سکیں تو کم سے کم وضو کر لیں، پھر پاک و صاف کپڑے پہنیں اور خوشبو لگا کر بلا تاخیر مسجد حاضر ہو جائیں۔

افضل یہ ہے کہ زائر پہلے باب السلام یا باب جبرئیل سے داخل ہو، داخلے کے وقت اپنا داہنا پیر مسجد میں رکھے، اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے، اس کے بعد روضۃ الجنۃ میں تواضع و مسکنت کے ساتھ آئے اور تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کرے، سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کا اس نعمت عظمیٰ پر شکر ادا کرے کہ:

اے اللہ! جس طرح تو نے محض اپنے کرم سے یہاں

حاضری نصیب فرمائی، اسی طرح اپنی رضا اور آخرت میں
جنت نصیب فرما، اور رسول ﷺ کو میرا شفیع بنا اور میرے
بارے میں آپ کی شفاعت قبول فرما"۔

اس کے بعد حضور ﷺ کے مواجہہ میں تشریف لائیں، اور
اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا خِیَرَةِ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ
اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ،
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَاتَمَ
النَّبِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی آلِكَ وَأَصْحَابِكَ اَجْمَعِیْنَ.

اتنا بھی کافی ہے، البتہ یہ بھی اضافہ کرسکتے ہیں:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ أَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَنَّا خَيْرًا، وَجَزَاكَ اللّٰهُ الْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَابْعَثْهُ اللّٰهُمَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ، اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ، اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

اس کے بعد آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کریں اور ان الفاظ میں شفاعت کی درخواست کرے:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَضَرَّعُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ أَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ.

اگر کسی کو یہ الفاظ پورے یاد نہ ہوں تو کم سے کم "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" کہے، اگر کسی نے سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو اس کا سلام بھی اپنے سلام کے بعد اس طرح عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ.

اور بہت سے لوگوں نے کہا ہو، اور نام یاد نہ ہوتو اس طرح کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ أَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ.

اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ داہنی جانب ہٹ کر حضرت ابوبکرؓ کے چہرۂ مبارک کے سامنے کھڑے ہوکر اس طرح سلام پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ. یہ بھی اضافہ کرسکتے ہیں: وَثَانِيَهُ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهُ فِي الْأَسْفَارِ وَأَمِيْنَهُ عَلَى الْأَسْرَارِ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْراً.

پھر ایک طرف داہنے ہٹ کر حضرت عمرؓ کے چہرہ کے مقابل ہوکر یہ الفاظ پڑھیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

عُمَرَ الْفَارُوقَ. یہ بھی اضافہ کرسکتے ہیں اَلَّذِیْ أَعَزَّ اللّٰہُ بِهِ الإِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیّاً حَیّاً وَمَیْتًا، جَزاكَ اللّٰہُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْراً.

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق ایک ہزار نماز سے زیادہ ہے۔

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی"۔

لہٰذا پنجگانہ نماز جماعت سے مسجد نبوی میں پہلی صف میں مع تکبیر اولیٰ پڑھنے کی کوشش کریں، یہاں سے فراغت کے بعد بہتر ہے کہ بقیع کی بھی زیارت کرلیں، بقیع کی زیارت مستحب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زیارت کیا کرتے

تھے، اور جب وہاں تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُمْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ وَارْحَمْ.

منقول ہے کہ اس میں دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں۔

☆☆☆

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

۱۔ آسان حج، از: حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

۲۔ حج و مقاماتِ حج، از: حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

۳۔ حج کا طریقہ: جناب مولانا مفتی عبد الرؤوف سکھروی۔

اور دیگر حج و عمرہ سے متعلق کتابیں

نبی نبی نبی

چمن چمن کی دل کشی، گلوں کی ہے وہ تازگی
ہے چاند جن سے شبنمی، وہ کہکشاں کی روشنی

فضاؤں کی وہ راگنی، ہواؤں کی وہ نغمگی
ہے کتنا پیارا نام بھی، نبی، نبی، نبی، نبی

وہ آمدِ بہار ہے، وہ نور کی قطار ہے
فضا بھی خوش گوار ہے، ہوا بھی مشک بار ہے

ہوا سے میں نے جب کہا، یہ کون آ گیا بتا
ہوا پکارتی چلی، نبی، نبی، نبی، نبی

زمیں بنے زماں بنے، مکیں بنے مکاں بنے
چنیں بنے چناں بنے، وہ وجہِ کن فکاں بنے

کہا یہ میں نے اے خدا یہ کس کے صدقے میں بنا
تو رب نے کہا یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

وہ حسنِ انتخاب ہیں، وہ عشق لاجواب ہیں
وہ رحمتوں کے باب ہیں، وہ نور کے سحاب ہیں

وہ جس طرف نکل گئے، فضا میں پھول گھل گئے
کلی کلی پکار اٹھی، نبی، نبی، نبی، نبی

جمالیات آپ سے، تجلیات آپ سے
تخلیات آپ سے، تصرفات آپ سے

بس اک نگاہِ مصطفیٰ سے قبلہ بھی ڈھل گیا
خمیدہ سر ہے خسروی، نبی، نبی، نبی، نبی

چلے جو قتل کو عمرؓ، کہا کسی نے روک کر
کہاں چلے ہو اور کدھر، مزاج کیوں ہیں عرش پر

ذرا بہن کی لو خبر، فدا ہے وہ رسولؐ پر
وہ کہہ رہی ہے ہر گھڑی، نبی، نبی، نبی، نبی

عمرؓ چلے بہن کے گھر، غضب میں سوچ سوچ کر
اڑائیں گے ہم ان کا سر، جو ہیں نبی کے دین پر

سنا ہے جب قرآن کو، خدا کے اس بیان کو
عمرؓ نے بھی کہا یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

رضاؔ کا یہ پیام ہے، وظیفہ تمام ہے
وہی تو نیک کام ہے، نبی کا جو غلام ہے

جو عاشق نبیؐ ہوا، خدا کا وہ ولی ہوا
وہی ہوا ہے جنتی، نبی، نبی، نبی، نبی، نبی

☆☆☆

میرا دل تڑپ رہا ہے

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

دیدار مصطفیٰ کو آنکھیں ترس رہی ہیں
دشوار ہوگیا ہے ان کے بغیر جینا

تصویر مصطفیٰ جو نظر آرہی ہے دل میں
میں یہ سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ

شب و روز بڑھ رہا ہے میری تشنگی کا عالم
یہ پیاس کب بجھے گی میرے ساقی مدینہ

نہیں مال و زر تو کیا ہے میں غریب ہوں یہی نا
میرے عشق تو ہی لے چل مجھے جانب مدینہ

مجھے گردشوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

اقبال ناتواں کی بس ایک التجا ہے
رہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ

☆☆☆

رسول مقبولؐ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے در گزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا

مفاسد کا زیر وزبر کرنے والا
قبائل کا شیروشکر کرنے والا

اتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اوراک نسخہ کیمیاء ساتھ لایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک پل میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے رمضان ۱۴۱۲ھ میں روضۂ شریف پر حاضری کے موقعہ پر پیش کئے گئے اشعار

کچھ غلامانِ ہندی ہیں آئے ہوئے
چوٹ کھائے ہوئے، دل دکھائے ہوئے

خونِ دل میں سراپا نہائے ہوئے
زخم سینوں پر اپنے سجائے ہوئے

سنگ پر سنگ ہنس ہنس کے کھائے ہوئے
غم کے بادل ابھی تک ہیں چھائے ہوئے

ایک مدت ہوئی گیت گائے ہوئے
ایک زمانہ ہوا مسکرائے ہوئے

ہیں کھڑے چشم پُرنم جھکائے ہوئے
ہاتھ اپنی طلب کے اٹھائے ہوئے

ان کی آنکھوں میں آنسو کی سوغات ہے
روز جور وجفا سے ملاقات ہے

بس یہی ہے خطا، ایک یہی بات ہے
کہہ نہ پائے کبھی دن کو ہم رات ہے

خوش اگر ہم سے پھر بھی تیری ذات ہے
شعلہ ہو، سنگ ہو، خار ہو، مات ہے

غم نہیں ہے، اگر غم کی برسات ہے
کہ یہ اہل جنوں کی مدارات ہے

تجھ پہ قربان ہم، تجھ پہ لاکھوں سلام
ہے یہی امتِ ہند کا ایک پیام

(ماخوذ از: متاع سفر، ص: ۴۸، ۴۹)